سید محمد امین علی شاہ نقوی کے شعری کلام میں اخلاقِ رسول ﷺ کا اختصاصی مطالعہ

A special study of the Morals of the Prophet (PBUH) in the poetry of Syed Muhammad Amin Ali Shah Naqvi

Shama Naz
PhD Scholar Government College University, Faisalabad
Email: shamanaz.018@gmail.com

ABSTRACT
The Holy Prophet's (peace be upon him) life has been described as a practical example of the practical interpretation of the Holy Qur'an and the command of Allah Almighty. With the passage of time, various books of the Holy Prophet's life kept increasing. Many poets have been written on the Holy prophet Muhammad different aspects of his life. Syed Amin Ali Shah is also one such poet to whom due to his work, not only the present era but also the coming era cannot remain without paying tribute. He was not only a master of his words but also a practicing poet. He had mastered not only Urdu but also Arabic, Persian and Punjabi languages and he is seen writing poetry in these natural languages. In Urdu literature, you have the pride of being an oratorical poet.in this article; a special study will be done on the morals of the Prophet (peace be upon him) in the poetry of Syed Muhammad Amin Ali Shah Naqvi.
Keywords: Holy Prophet, various, oratorical poet, pride, morals of the Prophet, Amin Ali Shah Naqvi

ا۔ تعارف:

عصر حاضر کے ایک مشہور صوفی مسلک اور بلند پایۂ روحانی شخصیت رکھنے والے شاعر سید محمد امین علی شاہ نقوی مرحوم ہیں۔ آپ کا تعلق خاندان سادات نقوی البھاکری سے ہے۔ آپ کا شمار ان شعراء کرام میں ہوتا ہے جو اپنی صلاحیتوں کو چھپاتے ہیں اور پھر اچانک علم وادب کی دنیا میں ایسانام پیدا کرتے ہیں کہ دنیا حیران و ششدر رہ جاتی ہے اور خراج تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔ سید امین علی شاہ بھی ایسے ہی ایک شاعر ہیں جنھیں ان کے کام کی وجہ سے نہ صرف عہد حاضر بلکہ آنے والا زمانہ بھی خراج تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کو نہ صرف اپنے کلام پر عبور تھا بلکہ وہ ایک کہنہ مشق شاعر بھی تھے۔ انھیں نے نہ صرف اُردو بلکہ عربی، فارسی، پنجابی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا اور وہ ان طبعی زبانوں میں شاعری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اُردو ادب میں آپ کی پہچان ایک نعت گو اور منقبت نگار شاعر کی سی ہے۔ سید آفتاب احمد نقوی آپ کی تاریخ ولادت کے بارے میں لکھتے ہیں

سید امین علی شاہ نقوی ۱۳۵۹/ ۱۹۴۰ھ میں ضلع لدھیانہ کے ایک گاؤں بٹھے دوہا شریف میں شیخ طریقت حضرت سید شاہ محمد نقوی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۴۲ء کے گھر جلوہ افروز ہوئے۔[1] اُن کا نام محمد امین ہے سید خاندان سے تعلق ہونے کی وجہ سے نام میں سید اور نقوی کا اضافہ کیا۔ اپنی شاعری میں وہ امین نقوی اور نقوی امین کو بطور تخلص استعمال کرتے تھے۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے اور فیصل آباد شہر کے نواحی گاؤں ۲۰۸ ر ب میں سکونت اختیار کی۔ پھر یہاں ہی کے سکول سے انھوں نے ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا لیکن چونکہ ان کا رحجان دین کی طرف تھا۔ جامعہ نظامیہ میں مولانا عبد الغفور ہزاروی وزیر آباد والے سے دورہ قرآن پاک کی سند حاصل کی، جامعہ رضویہ فیصل آباد سے ابتدائی کتب کا مطالعہ کیا جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں سیالکوٹ میں حضرت مولانا عبد الرشید جھنگوی سے ابتدائی کتب کا درس لیا اور جامعہ امینیہ رضویہ منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ میں حضرت مولانا نور محمد قادری سے منقول و منقول کی کتب پڑھیں جب کہ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا سردار احمد سے دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد کی بیعت کی اور خلافت عطا ہوئی۔ علاوہ ازیں حضرت میاں عبد الفتی سجادہ نشین ٹھسکہ شریف ضلع کرنال سلسلہ چشتی اور پیر سید محمود شاہ محدث دہلوی حویلیاں شہر ایبٹ آباد سلسلہ قادری سے بھی خلافت عطا ہوئی میرے نزدیک قرآن وحدیث کی اتباع کے عملی طریقے کا نام تصوف ہے جب کہ اہل تصوف میں سے ابو انیس صوفی برکت علی لدھیانوی نے میری روح اور دل کو متاثر کیا۔ اُنھوں نے عربی اور اردو زبان میں منقوط و غیر منقوط نعتیہ کلام بھی شامل ہیں جن میں محمد رسول اللہ ﷺ، رد الوردة "الخبر منقور امر في أعنيه صحيفه، لا نبي بعدي، قصیدہ امینیہ، محمد ﷺ ہی محمد ﷺ، عشق محمد وغیرہ شامل ہیں۔ سید امین علی شاہ کی وفات سانس کا مرض لاحق ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ انھوں نے ٦ صفر ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۶ فروری ۲۰۰۸ء میں وفات پائی۔ اُن کی آخری آرام گاہ نظام محمد آباد کے ذیلی محلہ فیض آباد نزد دربار عالیہ بابا قائم سائیں ہے، جو آستانہ عالیہ باب الھدیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

۱۔ حسنِ جمالِ مصطفیٰ:

محمد مرکز دین جلی ہے
ہے محمد حسن وخوبی میں علی
محمد کی رنگت بڑی چیز ہے
محمد کی سنگت بڑی چیز ہے
محمد کی صورت بڑی چیز ہے

محمد کی سیرت بڑی چیز ہے[2]

محمد اول و آخر ہیں یارو

محمد باطن و ظاہر ہیں یارو

حقیقت یہی ہے نقوی جہاں میں

محمد حاضر و ناظر ہیں یارو[3]

تیری صورت، تیری سیرت، زمانے تو نرالی اے

فقیری وچ وی ہے شان شہانہ یارسول اللہ ﷺ[4]

بصورته و سيرته الجميل

منير العصر كالبدر التمام[5]

(آپ ﷺ اپنی صورت اور سیرت میں نہایت حسین و جمیل اور ہر زمانے میں چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہیں۔)

ان اشعار میں نقوی نے خصائص مصطفی پر بات کی ہے۔ حسن کی رنگینوں کو بیان فرمایا ہے کہ مصطفی کریم ﷺ کس قدر حسین و جمیل تھے۔ آپ ﷺ جیسا کوئی دوسرا اس دنیا میں موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ کی ہی ذات کریمہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بے عیب تخلیق فرمایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ سراپا حسن و کمال ہیں۔ کائنات کے حسن کا ہر ذرہ دہلیز مصطفیٰ ﷺ کا ادنی سا بھکاری ہے۔ رب تعالی نے نبی اکرم ﷺ کو وہ جمال بے مثال و بے کمال عطا فرمایا اگر اس کا ظہور کامل ہو جاتا تو کسی آنکھ میں حسن دیدار مصطفی ﷺ کی تاب نہ رہتی۔ نبی اکرم ﷺ کے حسن کی مثال حضرت جابر بیان کرتے ہیں:

عن جابر قال، رأيت رسول الله في ليلة افحيان فجعلت انظر الى رسول الله وإلى القمر وعليه حلة حمراء فاذا هو عندی احسن من القمر[6]

(حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک رات چاند پورے جوبن پر تھا اور ادھر حضور ﷺ بھی تھے اس وقت آپ سرخ دھاری دار چادر میں ملبوس تھے۔ اس رات کبھی میں حضور سلام کے چہرہ پر نظر ڈالتا تو کبھی چمکتے ہوئے چاند پر پس میرے نزدیک حضور چاند سے کہیں زیادہ حسین لگ رہے تھے۔)

اسی طرح حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں:

" مارأيت من ذی لمة فی حلة حمراء من رسول الله "[7]

میں نے زلفوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ اللہ کریم کے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب سے کسی نے سوال کیا: کیا رسول اللہ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ تو انھوں نے کہا: "لا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ[8]

نہیں۔۔۔ بلکہ وہ تو چاند جیسا تھا

نبی کریم ﷺ کا حسن دلربا تھا۔ ہر شخص نے دیکھ کر الگ ہی تشبیہ دی جوان کی رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا واضح ثبوت ہے۔ چنانچہ ابن جوزی روایت بیان کرتے ہیں کہ

قال ابی ھریرہ کان رسول اللہ کا نما صیغ من فضۃ[9]

(حضرت ابو ہریرۃ کہتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ یوں محسوس ہوتے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔)

نبی اکرم ﷺ مثال حسن و کمال رکھتے تھے کسی آنکھ کو وہ تخلیق ہی نہیں ملی کہ نبی اکرم ﷺ کو مکمل طور پر دیکھ سکے۔ حضور اکرم ﷺ کا حسن مبارک پردوں میں رکھا گیا ہے۔ انسانی آنکھ حسنِ محمد ﷺ کی تاب ہی نہیں لا سکتی۔

۲۔ ایفائے عہد:

زاک الصدوق بوعدہ

من لا نبی ببعدہ[10]

(آپ ﷺ اپنے وعدے کے سچے ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے)

رسولوں کا سید، اصولوں کا جید

ہے وعدے کا سچا حقیقت کا نعرہ[11]

محمد امین نقوی نے ان اشعار میں جن اخلاق و فضائل کا ذکر کیا ہے وہ ایفائے عہد ہے۔ ایفائے عہد کو حسن اخلاق میں وہ مقام حاصل ہے جو کھانے میں نمک کو ہے۔ رب کریم نے اپنے رسول اللہ ﷺ میں یہ صفت بھی انتہائے کمال کی رکھی ہوئی تھی حضور اکرم ﷺ صادق الامین ہونے کے ساتھ ساتھ وعدے کے بھی پابند تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے وعدہ کے خلاف ورزی نہیں کی۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں اس کا مختلف مقامات پر ذکر ہوا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے

إِنَّ الْعَہْدَ كَانَ مَسئولا[12]

(بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔)

ایک مقام پر اور ارشاد فرمایا:

فَاعْقَبَهُمْ نَفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِمَا الخَلَفَ اللّٰهُ مَا وَعَدَوهُ بِمَا كَانُوا يكذبون[13]

(سو اس نے انھیں بدلہ دیا اور ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا۔ اس دن تک کہ وہ اس سے ملیں۔ انھوں نے اللہ سے اس کے خلاف کیا، جو اس سے وعدہ کیا تھا۔ اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔)

نبی اکرم ﷺ ایفائے عہد کا خوگر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ اہل عرب میں صادق اور امین کے لقب سے جانے جاتے تھے۔

۳۔ شجاعت و دلیری:

مولاي صل وسلم دائم الكرم

على الرَّسُولِ هُوَ الهَادِي كُلَّ كَمي[14]

(اے میرے مولا! تو اپنی ہمیشہ رہنے والی بخشش سے درود و سلام نازل فرما اپنے پیارے رسول ﷺ یہ تم پر جو بہادر انسان کے رہنما ہیں۔)

أصلي عَلَى أَحْمَدَ العاصم

اسلم على احمد الصادم[15]

(میں حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں جو بچانے والے بھی ہیں اور سب سے بڑے بہادر بھی۔)

شجاعت و دلیری کا مطلب ہے کہ باطل قوتوں سے حق کی سربلندی کے لیے ٹکرا جاتا اور پھر ان کی طرف سے آنے والے مصائب و آلام اور خطرات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنا ثابت قدمی کے ساتھ بہادری یا شجاعت کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے اندر یہ صفت بدرجہ اتم رکھی ہوئی تھی جہاں بڑے بڑے بہادر دلیر اور جنگجو سپہ سالا رکھڑے ہونے سے نہ صرف گھبرا جاتے تھے بلکہ ہمت و حوصلہ بھی چھوڑ جاتے تھے وہاں رسول اللہ ﷺ کے پائیہ استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ حضور اکرم ﷺ غزوات میں شجاعت و دلیری کی اعلیٰ مثال بن کر دکھاتے تھے۔ تبلیغ و اشاعت دین میں کفار مکہ کے ہتھکنڈے ہوں یا پروپیگنڈے نبی کریم ﷺ کو حق کی پرچار سے روک نہ پائے طائف کی وادی یا احد کا میدان یا صحن کعبہ میں پہلا خطبہ دعوت نبی اکرم ﷺ کی شجاعت و دلیری قابل دید تھی۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی حسین چہرہ نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ شجاع و دلیر تھے۔[16]

۴۔ عسکری قیادت

کہنا انا النبی عدو سے بوقت جنگ

یہ حصہ آپ ہی کے عزم صمیم کا ہے[17]

ہو خلیفے حق تعالی دے تسیں

تو اڈا فیض دو جگ تے صدا[18]

آپ ہی ہیں پیشوا انبیاء مرسلیں

آپ ہیں بعد از خدا جگ کے دل آرا، واہ واہ

غیر ممکن ہے جہاں میں آپ کی مثل و نظیر

آپ سے بڑھ کر کہاں حق کا دل آرا، واہ واہ[19]

نبی کریم سیاسی پیہم کی سیرت کا یہ عسکری پہلو آپ ﷺ کی قیادت، بہادری، شجاعت، دلیری، قوت ارادی، عزم صمیم اور صبر واستقامت سے لبریز ہے۔ غزوات سرایا کا آغاز مدنی دور سن ۲ ہجری سے ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ستائیس غزوات میں شرکت کی۔ جن میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بہادری اور دلیری اور قیادت عسکری کے جوہر دکھائے۔

۵۔شفاعت

شفیع روز محشر ہیں محمد

محمد ہی خدا کے مدعا ہیں[20]

محمد ہیں محشر کے دن کے شفیع

محمد ہیں سب نعمتوں کے قسم[21]

شفیع روز محشر ہیں، محمد مصطفیٰ بے شک

پریشاں ہو نہ اے نقوی یہاں اگر ہاتھ خالی ہے[22]

شافع روز جزاء شاہ جہاں

شاہ دنیا، شاہ دیں اور شاہ جہاں[23]

نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے حکم سے شفاعت کریں گے۔ یہ شفاعت گناہ کبیرہ کرنے والوں کی مغفرت اور عذاب میں کمی کے لیے ہوگی اور صالحین و نیکوکار کے لیے درجات میں بلندی کے لیے ہوگی۔ شفاعت رسول ﷺ کا حکم خود قرآن دیتا ہے کہ اے بندوں جب تم گناہوں کی دلدل میں اس قدر گھر جاؤ اور ظلم و ستم کی اپنی جانوں پر انتہا کر دو تو پھر مجھ سے معافی مانگنے کے لیے میرے پیارے رسول ﷺ کے در پر چلے آؤ۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَابًا رَحِيمًا[۲۴]

اور اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ سی ایم کی بارگاہ میں حاضری دیں اپنے گناہوں پر اللہ سے توبہ کریں تو آپ ﷺ ان کی شفاعت کر دیں تو یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

۶۔ عفو و درگزر

درود اس پر کہ جس نے دشمنوں کو بھی نوازا ہے
سلام اس پر کہ جس کا تذکرہ ہر وقت تازہ ہے[۲۵]

سنی گالیاں تو عطا کیں دعائیں
بدل ڈالا رُخ اس نے اہلِ جفا کا[۲۶]

وكيل العصر والكافي
بِغُمَ النَافِعَ الشَّافِي
و عَنْ أَعْدَائِكَ العَافِي
مِنَ الزَّلَاتِ وَ الطَّغْوى
أغنى يَا رَسُولُ اللهِ[۲۷]

(آپ ﷺ زمانے بھر کے وکیل کافی ہیں۔ اور غموں سے نجات دلانے والے ہیں اور اپنے دشمنوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ میری مدد کیجیے)

اخلاقِ حسنہ میں عفو و درگزر سب سے اہم اور بنیادی صفت ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اس صفت کا حقیقی خوگر بنایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ عفو و کرم سمندر کی طرح کا ہے۔ آپ ﷺ نے معاف کرنے کی وہ مثالیں چھوڑی ہیں جن کو دیکھ غیر بھی اس قدر آپ ﷺ کے گرویدہ ہوئے اور بلا تامل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ قرآن کریم عفو مصطفی ﷺ کی گواہی دیتا ہے۔

فاعف عنهم فاستغفرلهم[۲۸]

اے محبوب معاف کر دینے والی روش اختیار کیجیے اور ان کے لیے شفاعت کیجیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نہ طبعاً فحش گفتار تھے نہ تکلفاً اور نہ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرنے والے تھے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے تھے لیکن معاف کر دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے۔[۲۸] عفو و درگزر میں آپ ﷺ کے مثل کوئی نہیں تھا۔ غزوہ مکہ ہو یا حضرت حمزہ کا قاتل وحشی یا پھر طائف کی وادی ہو نبی اکرم ﷺ نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی، سب کو معاف فرما دیا۔

رسول اللہ ﷺ کے محاسن اخلاق میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ زیادتی کرنے والوں سے درگزر فرماتے بلکہ جان کے دشمنوں کو بھی معاف فرما دیتے تھے۔ امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

"رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حمزہ کے قاتل وحشی کو بلایا اور اس کو معاف کر دیا اور وحشی کی طرف سے ہر سوال پر نرم دلی اور احسن طریقے سے جواب دیا۔ وحشی کی ایک ایک شرط کو پورا کر کے اور اس کو ناز اُٹھا اُٹھا کر کلمہ پڑھا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر عفو و درگزر کی اور مثال کیا ہو سکتی ہے۔"[۲۹]

۷۔ حیاء و متانت:

وَ مَحَاءُ المَكَارِهِ وَ المَلَاهِي

و عَالِمُ كُلِ سِرٍ وَالسَّلَام[۳۰]

آپ ﷺ تمام برائیوں اور کھیل کود کی چیزوں کو مٹانے والے، متانت والے اور سلامتی والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ شرم و حیا کے پیکر تھے آپ ﷺ سے زیادہ کوئی شرم و حیاء والا نہ تھا۔ حضرت عمران الحصین بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر کنواری لڑکی کے چہرے سے زیادہ شرم ہوتی تھی جب آپ ﷺ کو کوئی چیز ناگوار گزرتی ہم آپ ﷺ کے چہرے سے جان لیتے تھے۔"[۳۱] حیاء وہ صفت حمیدہ ہے جس سے انسان کے اندر صفات حسنہ اور نیکیوں کا ملکہ پیدا ہوتا ہے جس قدر شرم و حیاء زیادہ ہو گا اسی قدر طبیعت زیادہ نیکیوں کی طرف مائل ہو گی اور برائیوں سے دور رہے گی۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

الْحَيَاء مِنْ شُعْبَةُ الأَيْمَانَ[۳۲]

حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

قرآن کریم میں بھی نبی کریم ﷺ کی حیاء کے متعلق بیان کیا گیا ہے:

انَ ذَالِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِ مِنْكُمْ [۳۳]

یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے مگر وہ تم سے حیاء کرتا ہے۔

سخاوت: ۸۔

در گہ اللہ تعالیٰ کے رسول

کل رسولوں کے لیے کان سن [۳۴]

تاجدار ہر دو عالم، صاحب جود و سخا

اے شہ لولاک، سردار رسل خیر الوریٰ [۳۵]

پاتے ہیں جہاں والے فیضان کرم ہر دم

میں سجتا ہے سخاوت کا بازار مدینے میں [۳۶]

میں ہوں ان کی رضا کا سوالی، جن کے کندھوں پر ہے کملی کالی

پھیر میں سائل کی جھولی کو خالی، ان کی نقوی یہ عادت نہیں ہے [۳۷]

مختاری حضور کی دوں اور کیا دلیل

ہے سب ظہور آپ کے ہی لطف عمیم کا [۳۸]

ازل کی سحر سے شام ابد تک

زمانے میں جود و نوالِ محمد [۳۹]

مرسل لادوار طرا

مالا موال الطماع [۴۰]

سب سخیوں سے بڑے سخی بھی ہیں اور زمانے کے مانے ہوئے حاکم اعلیٰ بھی

يا مصطفى يا مجتبى

دم لي بجودك والسخا

في الدين والدنيا

و في يوم الجزاء المُبْتَلَى [۴۱]

یا مصطفیٰ ﷺ یا مجتبیٰ ﷺ آپ مجھے ہمیشہ جود و سخا سے نوازدیں دین میں، دنیا میں اور روز قیامت کو رسول اللہ سلیم کا خلق سخاوت اور جود و کرم بے مثل و بے مثال تھا آپ ﷺ کے در پر آنے والا سوالی کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ جود و سخاوت کا ایک بحر بے کناں تھے۔ سخاوت حسن خلق کا بنیادی وصف ہے۔

ان تمام مذکورہ مباحث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کریمہ کے اعلی درجے پر فائز تھے جس پر دشمن بھی گواہی دینے پر مجبور ہیں۔ سبب یہ ہے کہ انسانی اخلاق میں کوئی ایسا وصف نہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کے اوصاف حمیدہ میں موجود نہ ہو اخلاق کہتے ہی اسے ہیں جو رسول کریم ﷺ سے ملا ہو اور آپ ﷺ کے اخلاق و عادات و خصائل سے عبارت ہوں۔ نیز آپ ﷺ کے اخلاق ہی دو عالم کے لیے اخلاق کا عالی معیار ہیں۔ جس میں آپ ﷺ کی زندگی کے ہر ہر پہلو سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے

حوالہ جات

1: الملک1:67

Al-Mulk67:1

2: آل عمران185:3

Al-Imran3:185

3: النساء78:4

Al-Nisa4:78

4: ڈاکٹر مصباح صغیر، ذہنی دباؤ سے بچاؤ: تعلیماتِ قرآن کی روشنی میں، ماہنامہ مراۃ العارفین، العارفین پبلی کیشنز، مارچ 2023ء، ص:48

Dr. Misbah Sagheer,Depression Control according to Quranic Teachings, Monthly Mirat Al Arifeen, Al Arifeen Publications, March 2023, p:48

5: صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء، رقم الحدیث:5741

Muslim, Book al-Salam, Chapter Li kulee...., No:5741

6: سیدہ سعدیہ غزنوی، نبی کریم ﷺ بطور ماہر نفسیات، الفیصل ناشران، لاہور، 2018ء، ص28،27

Syeda Sadia Ghaznvi, The Holy Prophet PBUH as a Psychologist, Al Fasial, Lahore, 2018, p:27,28

7: سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام، رقم الحدیث:4297

Abi Dawood, Book Al-Malahim, Chapter fi..,No:4297

8: صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب ماجاء ان الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، رقم الحدیث:7420

Muslim, Book Al Zuhd Wa Raqaaiq, Chapter maa jaa..,No:7420

9: الفجر89:27-30

Al-Fajar89:27-30

10: جامع ترمذی، کتاب الجنائز، باب موت المومن، رقم الحدیث:983

Tirmizi, Book Al-Janaiz, Chapter Moat Al Momin, No: 983

11: ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی، دروسِ سیرت اردو ترجمہ فقہ السیرۃ النبویۃ،ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، نشریات، لاہور، 2007ء، ص:627

Dr. Razi Ul Islam Nadvi, Daroos E Seerat Trasnlation of Fiqh Al Seerah Al Nabvia, Dr. Ramzan Al Boti, Nashriyat, Lahore, 2007, p:627

12: غلام احمد پرویز، کتاب التقدیر، ادارہ طلوع اسلام، لاہور، 1971ء، ص339

Ghulam Ahmed Pervaiz, Kitab Al Taqdeer, Idara Taloo e Islam, Lahore, 1971, p:339

13: تبریزی، مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، رقم الحدیث:1609

Tabrizi, Mishkat Al Masabih, Book Al-Janaiz, No:1609

مصادر و مراجع

۱۔ آفتاب، احمد، سید، نحمدہ، مشمولہ: عشق محمد ﷺ، مرتبہ: سید محمد امین علی شاہ نقوی، باب الھدی، فیصل آباد، ۱۹۸۸ء ص:۵ ۲۔ محمد امین، علی، سید، نقوی، حسن محمد ﷺ، ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۸ء، ص ۲۱-۲۰

۳۔ محمد امین، علی، سید، نقوی، عشق محمد ﷺ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۸ء، ص ۱۷۹

۴۔ ایضاً، ص ۲۲۱

۵۔ محمد امین، علی، سید، نقوی، لا نبی بعدی، ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۸ء، ص:۲۱

۶۔ دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمان، امام، سنن دارمی، باب: ماجاء فی الحسن النبی ﷺ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ، ۱/ ۴۴، رقم الحدیث:۵۷

۷۔ ایضاً، ۱/ ۳۳، رقم الحدیث:۵۸

۸۔ ابنِ کثیر، حافظ عماد الدین بن اسماعیل بن عمر، امام، البدایہ والنہایہ، بیروت: مطبوعہ دار الفکر، ۱۴۱۸ھ، ۴/ ۳۸۱

۹۔ ابنِ جوزی عبدالرحمن بن علی، علامہ، الوفاء، فیصل آباد: مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، س۔ن، ص:۴۱۲

۱۰۔ محمد امین علی، سید، نقوی، القصیدہ امینیہ، ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۷ء، ص:۳۵

۱۱۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۸ء ص:۳۱

۱۲۔ بنی اسرائیل:۳۴

۱۳۔ التوبہ:۷۷

۱۴۔ محمد امین علی، سید، نقوی، رداء الوردہ، آزاد کشمیر: جامعہ امینیہ رضویہ، ص:۳۳

۱۵۔ محمد امین علی، سید، نقوی، محمد رسول اللہ ﷺ، ، فیصل آباد: دارالھدیٰ، ۱۹۸۹ء ص:۸۰

۱۶۔ بخاری، جامع الصحیح، باب: حسن الخلق والسخاو مایکرہ من البخل، ۲/ ۴۲۲، رقم الحدیث: ۸۳۵۸

۱۷۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمد ﷺ، ص: ۷۱

۱۸۔ ایضاً: ص: ۲۴

۱۹۔ ایضاً: ص: ۷۲

۲۰۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمد ﷺ، ص: ۸۸

۲۱۔ محمد امین علی، سید، نقوی، حسن محمد، ص: ۳۸

۲۲۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمد ﷺ، ص: ۵۷

۲۳۔ ایضاً، ص: ۴۱

۲۴۔ النساء ۴: ۶۴

۲۵۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، ص: ۳۶

۲۶۔ ایضاً: ص: ۲۵

۲۷۔ محمد امین علی، سید، نقوی، القصیدہ امینیہ، ص: ۷۸

۲۸۔ آل عمران: ۱۵۹

۲۹۔ ابن عساکر، علی بن حسن، امام، تاریخ دمشق، بیروت: دار الفکر: ۲۶/ ۲۶۲۔۲۶۳

۳۰۔ محمد امین علی، سید، نقوی، محمد رسول اللہ ﷺ، ص: ۵۶

۳۱۔ ابوالقاسم سلیمان بن احمد، امام، معجم الکبیر، باب: ابو قتادۃ واسمہ تمیم بن نظیر عن عمران بن الحصین، داراحیا التراث العربی، ۱۸/ ۲۰۶

۳۲۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، باب: مسند عبداللہ بن عمر الخطاب، ۶/ ۳۶۲

۳۳۔ الاحزاب: ۵۲

۳۴۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمد ﷺ، ص: ۴۱

۳۵۔ ایضاً، ص: ۴۲

۳۶۔ ایضاً، ص: ۶۲

۳۷۔ ایضاً، ص: ۶۷

۳۸۔ ایضاً، ص: ۷۱

۳۹۔ ایضاً، ص: ۵۵

۴۰۔ محمد امین علی، سید، نقوی، رداء الوردہ، ص: ۶۳

۴۱۔ محمد امین علی، سید، نقوی، لانبی بعدی، فیصل آباد: دار الہدیٰ، ص: ۶۳

1.Aftab,Ahmed,Syed,nehmda,mshmaola,Ishaq e Muhammad saw,Martaba:Syed Muhammad Ali Shah Naqvi,Bab Ul Huda Faisalabad,1988,pg:5

2.Muhammad Amin ,Ali,Syed ,Naqvi,Husan Muahmmad Saww,Faisalabad: Dar ul Huda,1988,pg:20-21

3. Muhammad Amin, Ali,Syed ,Naqvi,Ishaq e Muahmmad Saww,Faisalabad: Dar ul Huda,1988,pg:179
4. Ibid, pg: 221
5. Muhammad Amin, Ali,Syed ,Naqvi,La Nabi Badi ,Faisalabad: Dar ul Huda,1988,pg:21
6. Al-Darmi, Abdullah bin Abd al-Rahman, Imam, Sunan Al-Darmi, Chapter: Maja' fi al-Hasan al-Nabi, published in Dar al-Kitab al-Ulamiyyah, Beirut, 1420 AH, 1/44, hadith number: 57
7. Ibid, 1/33, Hadith number: 58
8. Ibn Kathir, Hafiz, Imad al-Din bin Ismail bin Umar, Imam, Al-Badayah and Nahaya, Beirut: Dar al-Fikr, 1418, 4/381
9. Ibn Juzi, Abdul Rahman bin Ali, Allama, Al-Wafa, Faisalabad: Printed Maktaba Nooriya Razaviya, S.N, p: 412
10. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Al-Qaseedah Aminiya, and Faisalabad: Darul Huda, 1987, p: 35
11. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Mankunt Molly, Faisalabad: Darul Huda, 1988 p.31
12. Bani Israel: 34
13. Al- toba : 77
14. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Rada Wardah, and Azad Kashmir: Aminiya Razaviya University, p: 33
15. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Muhammad Rasulullah, Faisalabad: Darul Huda, 1989 p.80
16. Bukhari, Jami al-Sahih,Bab : Hasan al-Khalq wa al-Maqra min al-Bakhl, 2/422, hadith number: 8358
17. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Ishq-i Muhammad, p. 71
18. Ibid: p: 24
19. Ibid: p: 72
20. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Ishq-i Muhammad, p. 88
21. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Hussan Muhammad, pp. 38
22. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Ishq-i Muhammad, p. 57
23. Ibid, p.: 41
24. Al-Nisaa: 64
25. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Mankunt Molly, p: 36
26. Ibid: p: 25
27. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Al-Qaseedah Aminiya, p.78
28. Al-Imran: 159
29. Ibn Asaqir, Ali Ibn Hasan, Imam, History of Damascus, and Beirut: Dar al-Fikr: 26/262-263
30. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Muhammad Rasulullah sallallahu alayhi wasallam, p.56
31. Abu al-Qasim Sulaiman bin Ahmad, Imam, Mu'ajm al-Kabeer, Chapter: Abu Qatadatu and Asma Tamim bin Nazir on Imran bin Hussain, Darahiya al-Truth al-Arabi, 18/206
32. Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, chapter: Musnad Abdullah bin Umar al-Khattab, 6/362

33. Al-Ahzab: 52
34. Muhammad Amin Ali, Sayyid, Naqvi, Ishq-i Muhammad, p. 41
35. Ibid, p: 42
36. Ibid, p: 62
37. Ibid, p: 67
38. Ibid, p: 71
39. Ibid, p: 55
40. Muhammad Amin Ali, Syed, Naqvi, Rada Wardha, p. 63
41. Mohammad Amin Ali, Sayyed, Naqvi, Lanbi, and Faisalabad: Darul Huda, p: 63